ابو سعید حنیف احمد محمود- برطانیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

درس رمضان المبارک 2025ء

درس نمبر 16

رمضان اور "الغرور" سے اجتناب

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا ٝ وَلَا یَغُرَّنَّکُمۡ بِاللّٰہِ الۡغَرُوۡرُ (الفاطر:6)

اے لوگو! اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ پس تمہیں دنیا کی زندگی ہرگز کسی دھوکہ میں نہ ڈالے اور اللہ کے بارہ میں تمہیں سخت فریبی (یعنی شیطان) ہرگز فریب نہ دے سکے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنّت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ کہ شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(حدیقۃُ الصالحین حدیث 270)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

آج میرے درس کا عنوان ہے **"رمضان اور "الغرور" سے اجتناب"**

قرآن کریم کے ایک لفظ "الغرور" کا ذکر سورۃ الفاطر کی آیات 6-7 میں جس طرح پر واضح ہوتا ہے اِس سے اِس لفظ کے بنیادی معانی بہت عمدگی سے سمجھ میں آتے ہیں۔ شیطان کے معنوں میں یہ لفظ جس آیت میں استعمال ہوا ہے وہ مَیں اِس درس کے آغاز پر تلاوت کر آیا ہوں۔

"الغرور" کے لفظ میں مختلف مقامات پر مختلف طریق سے متعدد توجیہات بیان ہوئی ہیں۔

نمبر1: اَلْغَرُوْرُ: دھوکا باز، یعنی دھوکا دینے والا۔

نمبر2: غُرُوْرًا: دھوکہ دہی۔

نمبر3: اَلْغُرُوْرِ: دھوکا۔

اور نمبر4: غُرُوْرٍ: دھوکے۔

"الغرور" کا مطلب ہے دھوکہ یا فریب، گھمنڈ، تکبر، نخوت، فخر اور یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جو عام طور پر اُن چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو انسان کو حقیقت سے دور کرکے دھوکہ دینے والی معلوم ہوں۔ "الغرور" قرآن مجید میں بھی کئی مواقع پر استعمال ہوا ہے اور اِس کا مطلب مختلف سیاق و سباق میں الگ سے ہوتا ہے جیسے دنیاوی لذتوں یا شیطان کے دھوکے، وغیرہ۔ یہ اکثر ایسی چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے جو عارضی طور پر خوشی دے لیکن اصل میں نقصان دہ ہو۔

الغرور، قرآنِ مجید میں اُن لوگوں کے لیے آیا ہے جو دنیا کی عارضی خوشیوں یا شیطان کے دھوکے میں آکر آخرت کی حقیقی کامیابی کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں۔

"**اَلْغَرُوْرُ**: غُرور مصدر ہے۔ اسکے معنے ہیں تکبر۔ یہ غرور ہے اس کے معنی دھوکہ دینے والا۔ یہ شیطان کا نام ہے۔"

(حقائق الفرقان صفحہ 374)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”قرآن کریم سے دو قسم کی مخلوق ثابت ہوتی ہے۔ اوّل: وہ جو روح القدس کے فرزند ہیں۔ دوسرے وہ جو کہ شیطان کے فرزند ہیں۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 430)

سوجب کہ شیطان کا نام ”الغرور“ ہے اور اُس کی صفت دھوکا دینے کی ہے تو کس طرح وہ انسان کو نیکی کے راستے پر چلنے دے سکتا ہے۔ قرآن کریم کی متعدد آیات میں ”الغرور“ مختلف جگہوں پر بیان ہوا ہے۔ کیونکہ دراصل ”الغرور“ شیطان کی خصوصیت ہے۔ لفظ ”اَلشَّیَاطِیْنِ“ کا عربی مادہ، ش، ط، ن ہے یعنی حق سے دور جانا، نقصان پہنچانا، مخالفت کرنا، دُور کرنا اور شیطان کی صفت ہے ”اَلرَّجِیْم“ مادہ: ر، ج، م۔ مفہوم: پتھر مارنا، سنگسار کرنا۔

شیطان کے کاموں میں یہ کام ہے خدا تعالیٰ کے بارہ میں انسان کو دھوکہ دینا یعنی نافرمانی کی طرف اُکسانا، دُنیاوی زندگی کی طرف راغب کرنا اور غلانا تاکہ نقصان ہو اور انجام جہنم ہو۔ شیطان کا وجود ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی سورۃ البقرہ آیات 35-38 میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا کا قصہ درج فرما کر مومنوں کو اس سے اور اِس کے کردار سے دور رہنے کی تلقین کی ہے۔ جب شیطان نے ان دونوں کو اُس شجرہ کے قریب جانے کی ترغیب دلائی جن کے پاس جانے سے ان دونوں کو روکا گیا تھا۔

آئیں! اب ہم لفظ **”الغرور“** کو قرآن کریم میں تلاش کرتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے۔ وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ (لقمان:34) کہ تمہیں اللہ کے بارہ میں دھوکہ باز (شیطان) ہرگز دھوکہ نہ دے سکے۔

نیز فرمایا۔ وَغَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ (الحدید:15) کہ تمہیں شیطان نے اللہ کے بارہ میں سخت دھوکے میں مبتلا رکھا۔

ان دونوں آیات میں شیطان کے دھوکے باز ہونے کا ذکر ہے کہ کس طرح انسان شیطان کے دھوکا کے باعث خدا تعالیٰ کی شناخت سے عاری رہتا ہے۔ اس بارہ میں حدیث شریف سے ہمیں یہ نصیحت ملتی ہے کہ ”اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ“۔ (صحیح بخاری، حدیث 2038) اِس کا ترجمہ یہ ہے کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

اس حدیث میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ شیطان انسان کے دل و دماغ میں وسوسے ڈال کر اُسے دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں شیطان کی حقیقت اور کردار کے بارے میں اِس آیت میں مزید وضاحت دی ہے۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ (الفاطر:7) کہ یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے۔ پس اِسے دشمن ہی بنائے رکھو۔ وہ اپنے گروہ کو محض اس غرض سے بلاتا ہے تاکہ وہ بھڑکتی آگ میں پڑنے والوں میں سے ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ریا اور دیگر اخلاقِ سیّئہ کو شیاطین میں شامل فرمایا۔

آپؑ فرماتے ہیں:

”شیطان، جھوٹ، ظلم، جذبات، خون، طول امل، ریا اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے۔ اس کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ، صبر، محویت، فنافی اللہ، اخلاص، ایمان فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 169)

شیطان کو غرور کہتے ہوئے اُس کے کام میں لکھا ہے کہ اللہ فرماتا ہے وَیُمَنِّیْھِمْ ؕ وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا (النساء:121) کہ دھوکے کے سوا شیطان ان سے کوئی وعدہ نہیں کرتا۔ نیز فرمایا۔ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا (الانعام:113) کہ ملمّع کی ہوئی باتیں دھوکہ دیتے ہوئے۔ منافق بھی غرور کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا (الاحزاب:13) کہ (منافقوں نے کہا) ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے دھوکے کے سوا کوئی وعدہ نہیں کیا۔

اور ظالم لوگ بھی غرور کرتے ہیں جیسے بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا (الفاطر:41) کہ ظالموں میں سے اُن کے بعض، بعض دوسروں سے محض دھوکہ کا وعدہ کرتے ہیں۔

اوپر بیان آیت میں شیطان کے دھوکہ دینے کی فطرت کے حوالے سے یہ ذکر ہے کہ کس طرح شیطان مؤمن کو ورغلا کر اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اس حوالے سے ایک اقتباس پیشِ خدمت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”کہتے ہیں ایک شخص کی ایک دن فجر کی نماز پر آنکھ نہیں کھلی، نماز قضاء ہوگئی، اس کا سارا دن اس بے چینی میں اور رو رو کر اور استغفار کرتے ہوئے گزرا۔ لگتا تھا کہ یہ غم اسے ہلاک کر دے گا، اگلے دن نماز کا وقت آیا، اس کو آواز آئی کہ اٹھو اور نماز پڑھو۔ اُس نے پوچھا کون ہو تم؟ اُس نے کہا مَیں شیطان ہوں۔ پوچھا کہ شیطان کا کیا کام ہے نماز کے لئے جگانے کا؟ تو اُس نے جواب دیا کہ کل تم نے جو رو رو کر اپنی حالت بنائی تھی اور جتنا استغفار کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے تم کو کئی گنا نماز کا ثواب دے دیا۔ میرا تو مقصد یہ تھا کہ تم ثواب سے محروم ہو جاؤ گے تو بجائے اس کے کہ تم کئی گنا ثواب لو اس سے بہتر ہے کہ مَیں تمہیں خود ہی جگا دوں اور تم تھوڑا ثواب حاصل کرو، اتنا ہی جتنا نماز کا ملتا ہے۔ نہیں تو پھر رو رو کے وہی حالت کرو گے اور پھر زیادہ ثواب لے جاؤ گے تو میرا مقصد تو پورا نہیں ہو گا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2007ء)

آیت وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (آل عمران:186) میں دُنیاوی زندگی کے بے حقیقت ہونے کا ذکر ملتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دنیا کی زندگی تو دھوکے کی عارضی منفعت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس تعلق میں ایک حدیث میں بھی ذکر ملتا ہے۔

”کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ“

(صحیح بخاری، حدیث 6416)

کہ دنیا میں اس طرح رہو گویا تم مسافر ہو یا راستہ عبور کرنے والے۔

اس حدیث میں دنیاوی زندگی کو عارضی قرار دیا گیا ہے اور اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ دنیا کی دلکشی انسان کو دھوکے میں نہ ڈالے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ تم اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی دنیاوی نعمتوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ لیکن اللہ تعالیٰ یہ ضرور فرماتا ہے کہ ان دنیاوی چیزوں کے حصول میں اتنا نہ ڈوب جاؤ کہ تمہیں دینی فرائض اور اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہی نہ رہے“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مئی 2017ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”اس امر کی طرف ہمارے ہادی کامل نے اشارہ کیا ہے۔ فرمایا کہ ہر ایک کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ لیکن میرا شیطان مسلم ہو گیا ہے۔ سو متقی کو ہمیشہ شیطان کے مقابل جنگ ہے۔ لیکن جب وہ صالح ہو جاتا ہے تو کل جنگیں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک ریا ہی ہے جس سے اُسے آٹھوں پہر جنگ ہے۔ متقی ایک ایسے میدان میں ہے جہاں ہر وقت لڑائی ہے۔ اللہ کے فضل کا ہاتھ اُس کے ساتھ ہو تو اسے فتح ہو۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 21-22)

حضرت مسیح موعودؑ شیطان کے کام کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں نیکی کا ذکر فرمایا وہاں بدی اور بُرائی کا بھی ذکر کر دیا۔ جہاں جنت کا ذکر فرمایا وہاں جہنم کا بھی ذکر ہوا۔ تاریکی کے ساتھ روشنی اور فرشتوں کے ساتھ ابلیس اور شیطان کا ذکر کر کے ان بدیوں کے نقصانات، اس جہنم سے دور رہنے اور شیطانی اعمال سے اپنے آپ کو بچائے رکھنے کی تلقین بھی کر دی۔“

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 361)

”الغرور“۔ دھوکا دینے والے سے بچنے کا علاج

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”یہ تو تم جانتے ہو شیطان لاحول سے بھاگتا ہے۔ مگر وہ ایسا سادہ لوح نہیں ہے کہ صرف زبانی طور پر لاحول کہنے سے بھاگ جائے۔ اِس طرح سے تو خواہ سو دفعہ لاحول پڑھا جائے شیطان نہیں بھاگے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ جس کے ذرّے ذرّے میں لاحول سرایت کر جاتا ہے اور جو ہر وقت خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور استعانت طلب کرتے رہتے ہیں اور اس سے ہی فیض حاصل کرتے رہتے ہیں وہ شیطان سے بچائے جاتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 61)

سو دراصل اس شدید حملہ کا دفاع سورۃ الناس کے بار بار پڑھنے اور لاحول پڑھنے سے ممکن ہے۔

شیطان کے پیدا کردہ وساوس سے بچنا

شیطان سے بچنا بہت ضروری ہے کیونکہ اس کی ذات کے ذریعہ وساوس کا حملہ ہوتا ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 54 میں اس کی تفسیر کرتے ہوئے شیطانی حربوں کی وضاحت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں۔

”تا تم اُن پر نا چلو، تم حسد نہ کرو اور نہ تم کسی پر یا کسی کے خلاف تعصب کی راہ کو اختیار کرو۔ عدم اطاعت اور بغاوت کے بول نہ بولو۔ سرکشی کی باتیں نہ کرو۔ نا تم خلافِ حق کچھ کرو اور نہ کسی کو خلافِ حق کہنے کی ترغیب دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم شیطان کے حملوں سے بچ جاؤ گے اور اگر تم حقیقتاً شیطان کے حملوں سے بچ گئے تو پھر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بھی تمہارے اقوال اچھے پسندیدہ اور مرغوب ہوں گے اور تم اس کی نگاہ میں بھی اس کے بندے بن جاؤ گے۔“

(انوار القرآن صفحہ 430 تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ)

شیطان سے بچنے کی دعائیں

انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق قائم کرے اور ان دعاؤں کا وِرد کرتا رہے جس کے لئے رمضان بہترین موقع ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران:9)

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ:251)

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (النحل:99)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”شیطان سے بچنے کا صرف یہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکو اور اس سے اس کا فضل مانگو اور یہ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قدم پر شیطان سے بچاتا رہے کیونکہ شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ آئے تو پھر تو شیطان اپنے کامیاب حملے کرتا چلا جائے گا، یہی خیال دل میں ڈالے گا کہ تمہارا مال تمہارا ہے، تمہیں کیا پڑی ہوئی ہے کہ دین کے لئے خرچ کرو۔ تمہارا مال تمہارا ہے، تمہیں کیا ضرورت ہے کہ انسانیت کی خدمت کے لئے لگائے رکھو۔ تو اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ جب شیطان ایسے حملے کر رہا ہو تو اس کے جال میں نہ پھنس جانا۔ یاد رکھو اگر تم اس کے جال میں پھنس گئے تو پھر دھوکے میں آتے چلے جاؤ گے اور اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہر وقت اس سے بچتے رہو جیسا کہ ایک اور جگہ فرمایا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (فاطر آیت:6)

کہ اے لوگو! اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی ہرگز کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔ اور اللہ کے بارے میں تمہیں سخت فریبی یعنی شیطان ہرگز فریب نہ دے سکے۔

پھر فرمایا کہ یاد رکھو اللہ کا وعدہ سچا ہے جو شیطان کے قدموں پہ چلنے والوں کو ضرور پکڑے گا اور اس سے بچنے والوں، اپنے حضور جھکنے والوں کو ضرور پناہ دے گا۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ اللہ کے حضور جھکتے رہو اور کبھی بھی شیطان کے دھوکے میں نہ آؤ۔ تمہارے مال کی تمہارے عہدے کی، یا تمہارے خاندان کی بڑائی اور اس کی چمک دکھا کر شیطان تمہیں نیک کاموں کے کرنے سے روک سکتا ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ جتنا بڑا مقام اللہ تعالیٰ تمہیں دے، جتنی زیادہ دولت اللہ تعالیٰ تمہیں دے، اتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور شیطان سے بچنے کے لئے اس کی پناہ مانگو۔ ورنہ شیطان تمہیں اپنے فریب میں گرفتار کر لے گا اور تم اپنی دنیا و آخرت گنوا بیٹھو گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مئی 2004ء)

پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا بننے کی کوشش کریں۔ تمام فحشاء اور منکر سے بچیں۔ تمام قسم کی بُرائیوں سے بچیں۔ ہر قسم کے تکبر سے بچیں۔ اپنے نفس کے تزکیہ کی کوشش کرتے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ ہمیشہ ہماری نظر خدا تعالیٰ پر ہو اور وہی ہمارا رب رہے۔ ہمیشہ اسی کی مالکیت ہمارے دلوں پر قبضہ جمائے رکھے۔ وہی ہمارا معبود رہے اور اس کو ہم ہمیشہ پکارنے والے بنے رہیں اور شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مارچ 2016ء)

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

(اِس درس کو مکرمہ منزّہ ولی سنوری آف بریمٹن کینیڈا نے قارئینِ "مشاہدات" کے لئے تیار کیا ہے۔فجزاھا اللہ تعالیٰ)

۞۞۞۞